101758 ـ عورت کو حج کرانا مہر ٹھرا اور خاوند نے اسے طلاق دی تو بیوی اپنے مہر سے دستبردار ہوگئی ہو تو کیا عورت مہر کا مطالبہ کر سکتی ہے ؟

سوال

میں نے ایك مسلمان عورت سے شادی کی اور دونوں کا حج پر جانا مہر ٹھرا، لیکن جب حج آیا تو بیوی حج کی ادائیگی کے لیے نہ گئی، پھر اسی برس ہماری آپس میں طلاق ہو گئی، اور بیوی نے عدت کے دوران میرے ساتھ رہنے سے بھی انکار کر دیا، بلکہ دوسرے شہر منتقل ہونے پر اصرار کرنے لگی، اور جب میں نے مہر کے متعلق دریافت کیا تو وہ کہنے لگی:
میں مہر سے دستبردار ہوتی ہوں، ہمارا یہ اتفاق ہوا کہ میں تین ماہ کے لیے اس کے رہائش فلیٹ اور دوسرے شہر منتقل ہونے کے اخراجات برداشت کرونگا، لیکن اب دو ماہ کے بعد وہ اپنا مہر مالی شکل میں طلب کرنے لگی اس لیے میرا سوال یہ ہے کہ:
کیا اسے دستبردار ہونے کے بعد مہر کا مطالبہ کرنے کا حق حاصل ہے ؟
اور اگر اسے حق حاصل ہے تو کیا میرے لیے اسے مالی شکل میں مہر ادا کرنا ضروری ہے، یا کہ میں اس مطالبہ کر سکتا ہوں کہ یہ مال صرف حج میں ہی استعمال کیا جائیگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مہر بیوی کا حق ہے جو اللہ سبحانہ و تعالی نے نکاح کی رغبت رکھنے والے مرد پر فرض کیا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور عورتوں کو تم ان کے مہر خوشدلی سے ادا کرو النساء (4).

امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں:

" اور تم عورتوں کو ان کے مہر ادا کرو یہ واجب اور لازم و فرض کردہ عطیہ ہے.

دیکھیں: تفسیر الطبری (7 / 552).

مہر میں مال دینا بھی ممکن ہے مثلا سونا یا نقدی یا سامان، یا خدمت و فائدہ بھی ہو سکتا ہے کہ خاوند اپنی بیوی کی خدمت کرے مثلا اسے قرآن مجید کی تعلیم دے یا اسے حج کرائے.

مہر لینے کے بعد یا لینے سے قبل عورت کے لیے مہر سے دستبردار ہونا جائز ہے اس میں کوئی مانع نہیں؛ لیکن اس میں ایك شرط ہے کہ وہ خود اپنی مرضی اور راضی و خوشی مہر سے دستبردار ہو، لیکن اگر اسے مہر چھوڑنے اور دستبردار ہونے پر مجبور کیا جائے اور دباؤ ڈالا جائے تو پھر اس کی یہ دستبرداری صحیح نہیں ہوگی بلکہ مہر کی ادائیگی خاوند کے ذمہ ہوگی.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور عورتوں کو ان کے مہر خوشدلی سے ادا کرو، پھر اگر وہ اس میں سے کوئی چیز تمہارے لیے چھوڑنے پر دل سے خوش ہو جائیں تو اسے کھا لو اس حال میں کہ مزے دار و خوشگوار ہے النساء (4).

اور ایك دوسرے مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

اور اگر تم انہیں ہاتھ لگانے (رخصتی) سے قبل طلاق دے دو، اور تم ان کا مہر مقرر کر چکے ہو تو تم نے جو مہر مقرر کیا ہے اس کا نصف (لازم) ہے، مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں یا وہ شخص معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے البقرۃ (237).

اس لیے اگر آپ کی بیوی نے راضی وخوشی خود ہی اپنا مہر چھوڑ دیا تو آپ اس سے بری ہو گئے، اور اب دوبارہ اس کے لیے مہر کی ادائیگی کا مطالبہ کرنا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ جب کسی کا قرض معاف کر دیا جائے تو پھر دوبارہ اس ك مطالبہ کرنا صحیح نہیں ہے.

واللہ اعلم .